

سہرا ایک کام نیچر کی ہدایت سے کرنا چاہیے۔ پس جب تک پھول اپنا گریبان چاک نہ کرے، تو بھی گریبان چاک مت کر۔ اس میں لطف یہ ہے کہ محبوں کو ہمیشہ بہار میں زیادہ جوش جنوں ہوتا ہے۔

عام قاعدہ یہ ہے کہ بہار آتی ہے تو درختوں میں شگوفے پھوٹتے ہیں، کونپلیں نکلتی ہیں، پھول کھلتے ہیں تو بھی موسم بہار کے بغیر اپنا گریبان چاک نہ کر۔ اس کے لیے قدرت کا بھی کوئی اشارہ اور ایما ہونا چاہیے۔ یعنی جس طرح فطرت کی دوسری چیزوں کے دامن آمد بہار پر چاک ہوتے ہیں، اسی طرح تیرا دامن بھی بہار کی آمد کے بغیر تار تار نہ ہونا چاہیے۔

۵۔ شرح : اے محبوب ! آپ منہ چھپا کر ہم سے بیگانہ بنتے ہیں، حالانکہ یہ پردہ داری تو دوستی کا راز فاش کرنے کی دلیل ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم سے بیگانہ بنے رہیں تو منہ چھپانا چھوڑ دیجیے۔ اگر آپ ہم سے پردہ داری کرتے رہیں گے تو لوگ ضرور سمجھیں گے کہ دال میں کچھ کالا ہے، گویا اس ذریعے سے مرزا حصولِ مطلب کی تدبیر کر رہے ہیں۔

۶۔ شرح : غیر برابر میرے خلاف لگائی بجھائی میں سرگرم رہا، یہاں تک کہ محبوب کا دل بھی اس سے اکتا گیا اور جو قرارِ اعتماد اسے محبوب کے ہاں حاصل ہوا تھا، وہ خاک میں مل گیا۔ گویا میری دشمنی میں اس سیاہ بخت نے اپنا بھی بیڑا عرق کر لیا۔ دیکھیے، اس کی دشمنی کا درجہ کہاں پہنچا ہوا ہے۔ جب انسان کسی کے ساتھ دشمنی میں اپنے نقصان کی بھی پروا نہیں کرتا تو یہ دشمنی کی آخری حد ہوتی ہے، کیونکہ دشمنی میں اپنی ذات کو بھی بھول جاتا ہے۔ یہی حقیقت مرزا نے اس شعر میں پیش کی ہے۔

۷۔ شرح : عاشق خود اپنی رسوائی کے لیے کیا کوشش کر سکتا ہے؟ یہ معاملہ تو محبوب کی ہنگامہ آرائی پر موقوف ہے۔ وہ جب چاہے، کسی کو بے صبر اور بیتاب بنا کر رسوائی کے راستے پر لگا دے اور اس کی عزت و وقعت برباد